47088 ـ سمجھا جاتا ہے كہ زكاۃ ہر سال نہيں ہے

سوال

كيا زكاۃ ہر سال نكالنى واجب ہے؟
ميں نے شخصى ملكيت كے ليے كچھ سونا خريدا ہے جس كا وزن تقريبا ايك كلو ہے تو كيا اس ميں سے اڑھائى فيصد زكاۃ صرف پہلا برس گزرنے كے بعد ادا كى جائے گى يا كہ ہر برس ادا كرنا ہو گى ؟
(اس سوال ميں سونا بطور مثال ہے) ايك انڈين عالم دين كا كہنا ہے كہ بعينہ اشياء كى زكاۃ صرف پورى عمر ميں ايك بار واجب ہوتى ہے، نہ كہ ہر برس، اور جو شخص يہ دعوى كرتا ہے كہ زكاۃ ہر سال واجب ہوتى ہے اسے كتاب و سنت ميں سے كوئى دليل دينى چاہيے، لہذا اس عالم دين كى يہ كلام كہاں تك صحيح ہے، اور اس دليل كيا ہے ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

سلف اور بعد ميں آنے والے سب علماء كرام كا اتفاق ہے كہ سونے اور چاندى وغيرہ اموال كى زكاۃ ہر سال ہوتى ہے.

ابن حزم رحمہ اللہ تعالى مراتب اجماع ميں كہتے ہيں:

" اور وہ اس پر متفق ہيں كہ ہر مال پر سال ہو جانے پر زكاۃ واجب ہوتى ہے، صرف پھلوں اور كھيتى ميں نہيں، كيونكہ اس ميں صرف ايك بار زكاۃ واجب ہوتى ہے"

ديكھيں: صفحہ نمبر (38).

شيخ الاسلام ابن تيميہ رحمہ اللہ تعالى نے نقد مراتب اجماع ميں اس كا كوئى تعاقب نہيں كيا.

اور اس اجماع كى دليل نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم سے لے كر آج تك اس پر عمل ہے، كيونكہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم عمال اور زكاۃ جمع كرنے والوں كو قبائل اور علاقوں ميں زكاۃ اكٹھى كرنے كے ليے روانہ كيا كرتے تھے اور وہ اس مال ميں جس كى زكاۃ پچھلے برس ادا كى جاچكى ہو اور جس كى ادا نہ كى گئى ہو ميں كوئى فرق نہيں كرتے تھے، بلكہ وہ لوگوں كے پاس زكاۃ كا جو مال موجود ہوتا اس كى زكاۃ ليتے تھے.

ابن سيرين رحمہ اللہ تعالى كہتے ہيں:

" زكاة اكٹھی کرنے والا آتا اور جہاں دیکھتا کہ فصل کھڑی ہے، اور یا اونٹ یا بکریاں ہیں ان سے زكاة وصول کر لیتا "

دیکھیں: المدونة (1 / 361).

اور اس شخص نے جو یہ بات کہی ہے کہ زكاة ہر سال نہیں ہوتی یہ اس کی جہالت پر دلالت کرتی ہے، اسے تعلیم دینی اور بتانا واجب ہے، اور ضروری ہے کہ اسے صحیح اور سیدھی راہ کی راہنمائی کی جائے.

اور مسلمان شخص کو چاہیے کہ وہ فتوی بازی میں جلدی نہ کرے، اور جو اس کے سامنے ظاہر ہو اس بنا پر فتوی جاری کر دے، بلکہ اسے علماء کرام کے اقوال اور تحقیق کی طرف رجوع کرنا چاہیے، تا کہ وہ اجماع کی جگہیں معلوم کر لے اور شذوذ اختیار نہ کرے.

واللہ اعلم .